## سوال

(259)ماں کا ولی بننا

## جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک زن بیوہ نے اپنی نابالغہ لڑکی کا نکاح بحیثیت ولایت ایک نابالغ لڑکے کے ساتھ برضا مندی والدین اس لڑکے کے پڑھا دیا اور لڑکی کو اس کے سسرال بھیج دیا۔ کچھ دنوں بعد وہ نابالغہ لڑکی اپنی ماں کے پاس چلی آئی، تو اس ماں نے بغیر ہونے طلاق کے اس نابالغہ لڑکی کا نکاح دوسرے بالغ آدمی سے پڑھوادیا۔ دریافت طلب یہ امر ہے کہ پہلا نکاح ازروئے شرع شریف جائز ہوایا نہیں اور یہ دوسرا نکاح باوجود طلاق نہ ہونے کے جائز ہوایا نہیں؟

---

# الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!
الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

دونوں نکاحوں میں سے کوئی بھی ازروئے شرع شریف کے بوجوہات ذیل جائز نہیں ہوا:

1۔ یہ دونوں نکاح بولایت عورت ہوئے ہیں اور نکاح بولایت عورت جائز نہیں ہے کیونکہ عورت کو نکاح میں ولایت حاصل نہیں ہے۔ مشکوۃ شریف (ص:263چھاپہ مطبع احمدیہ دہلی) میں مرقوم ہے:

"وعن أبي ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: "لاتزوج المرأة المرأة ولاتزوج المرأة نفسها"[1] (رواہ ابن ماجہ)

"ابوہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی عورت کسی عورت کا نکاح نہ کرے، نہ عورت خود اپنا نکاح کرے"

2۔ ولی باب نکاح میں صرف عصبہ ہے۔ ہدایہ (ص:204چھاپہ علوی) میں مرقوم ہے:

"والولی ہو العصبة" یعنی ولایت باب نکاح میں صرف عصبہ کو حاصل ہے اور اس کے ثبوت میں ہدایہ جلد مذکور (ص:205) میں یہ حدیث مرقوم ہے:

"النکاح الی العصبات" [2] یعنی نکاح کی ولایت صرف عصبات کو ہے۔

یہ حدیث حنفی مذہب میں تسلیم کرلی گئی ہے اور ماں عصبات میں سے نہیں ہے تو اس کو ولایت باب نکاح میں حاصل نہیں ہے۔

3۔ نکاح بغیر ولی کے باجماع صحابہ باطل ہے۔ نیل الاوطار (6/26چھاپہ مصر) میں مرقوم ہے:

"وقد ذہب الی ہذا علی رضی اللہ عنہ و عمر رضی اللہ عنہ وابن عباس رضی اللہ عنہ وابن عمر رضی اللہ عنہ وابن مسعود رضی اللہ عنہ والبو ہریرۃ رضی اللہ عنہ وعائشہ رضی اللہ عنہا والحسن البصري رحمۃاللہ علیہ وابن المسیب رحمۃاللہ علیہ وابن شبرمۃ وابن ابی لیلیٰ رحمۃاللہ علیہ والعترۃ واحمد رحمۃاللہ علیہ واسحاق رحمۃاللہ علیہ والشافعی رحمۃاللہ علیہ وجمہور اہل العلم فقالوا : لا یصح العقد بدون ولی وقال ابن المنذر : انہ لا یعرف عن احد من الصحابۃ خلاف ذلک "

چنانچہ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ، عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ، ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ، ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ، ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ ، ابوہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ، اور عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ، حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ ، ابن المسیب رحمۃ اللہ علیہ ، ابن شبرمہ رحمۃ اللہ علیہ ، ابن ابی لیلیٰ رحمۃ اللہ علیہ ، عترہ ، احمد رحمۃ اللہ علیہ : ، اسحاق رحمۃ اللہ علیہ ، شافعی رحمۃ اللہ علیہ ، اور جمہور اہل علم رحمۃ اللہ علیہ اسی طرف گئے ہیں ۔

انھوں نے کہا کہ ولی کے بغیر عقد (نکاح) صحیح اور درست نہیں ہے ۔ ابن المنذر رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے کہ صحابہ کرام رضوان اللہ عنھم اجمعین میں سے کسی سے اس کے خلاف معروف و معلوم نہیں ہے ۔

بعض لوگ جو نکاح بولایت عورت کے جواز پر اس سے استدلال کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اپنی بھتیجی کا نکاح اپنے بھانجے سے کر دیا تھا ، یہ استدلال صحیح نہیں ہے ، کیونکہ اس میں جو "زوجت" کا لفظ مذکور ہے ، اس سے نکاح کر دینا مراد نہیں ہے ، بلکہ اسباب نکاح کا مہیا کر دینا مراد ہے ۔ دلیل اس پر یہ ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا عام دستور تھا کہ جب اپنی قرابت کی کسی عورت کے نکاح کا پورا سامان کر چکتیں اور صرف نکاح کر دینا باقی رہ جاتا تو اس عورت کے ولی سے فرما دیتیں کہ تو اس کا نکاح کر دے ، کیونکہ عورت ولایت نکاح کی نہیں رکھتی ، چنانچہ بیہقی نے کتاب "المعرفۃ" میں اس بات کو بصراحت بیان کر دیا ہے اور شیخ السلام حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے تخریج ہدایہ میں اس کو نقل فرما دیا ہے ۔ تخریج ہدایہ کی عبارت یہ ہے :

"واجاب البیہقی عن ذلک بان قولہ فی ہذا الاثر : زوجت ای مہدت اسباب التزویج لا انہا ولیت عقدۃ النکاح واستدل لتاویل ہذا بما اسندہ عن عبدالرحمان بن القاسم قال : کانت عائشۃ تخطب الیہا المراۃ من اہلہا فتتشہد فاذا بقیت عقدۃ النکاح قالت لبعض اہلہا زوج فان المراۃ لا تلی عقدہ النکاح "[3]

"امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کا جواب یہ دیا ہے کہ اس اثر میں جو "زوجت" کا لفظ مذکور ہے ، تو اس کا مطلب یہ ہے کہ انھوں (عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا) نے اسباب نکاح مہیا کر دیے نہ کہ انھوں نے عقد نکاح کی ولایت اختیار کی ۔ چنانچہ انھوں نے اس تاویل کی دلیل اس روایت کو بنایا ہے جو انھوں نے عبدالرحمان بن القاسم سے روایت کی ہے ۔ وہ کہتے ہیں کہ جب عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھرانے میں سے کوئی عورت ان کو نکاح کرنے کا کہتیں تا عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اس کے نکاح کی پوری تیاری کر دیتیں اور جب صرف نکاح کر دینا باقی رہ جاتا تو اس عورت کے ولی سے کہتیں کہ اس کا نکاح کر دے ، کیوں کہ عورت ولایت نکاح کا حق نہیں رکھتی ۔

نیز نیل الاوطار میں سے اوپر منقول ہوا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا مذہب یہ ہے کہ نکاح بغیر ولی کے صحیح نہیں ہے ، بلکہ صحابہ رضوان اللہ عنھم اجمعین میں کسی سے اس کا اختلاف صحیح نہیں اور عورت باب نکاح میں ولی نہیں ہے تو پھر حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اپنی ولایت سے کسی کو نکاح کر دیں ، یہ نہایت بعید ہے ۔ علاوہ اس کے جب خود حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہو چکا کہ نکاح بولایت عورت جائز نہیں ہے تو بمقابلہ قول آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مل جائے تو اس کے مقابلے میں کسی کی بات نہ مانو اور امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے صاف فرما دیا کہ جب تک کسی کو ہمارے قول کی سند معلوم نہ ہو ، ہمارے قول پر فتویٰ دینا اس کو حلال نہیں ہے ۔ (دیکھو : حجۃ اللہ البالغۃ چھاپہ صدیقی بریلی ، ص : 162-123 وغیرہ)

4 ۔ یتیمہ نابالغہ کا نکاح قبل بلوغ حضرت سفیان ثوری اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ و دیگر اہل علم رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک جائز نہیں ہے ۔

ترمذی شریف (1/141 چھاپہ مطبع احمدی میرٹھ) میں لکھا ہے :

"واختلف اہل العلم فی تزویج الیتیمۃ فرای بعض اہل العلم ان الیتیمۃ اذا زوجت فالنکاح موقوف حتی تبلغ فاذا بلغت فلہا الخیار فی اجازۃ النکاح وفسخہ وہو قول بعض التابعین وغیرہم وقال

بعضهم لايجوز نكاح اليتيمة حتى تبلغ ولا يجوز الخيار في النكاح وهو قول سفيان الثوري والشافعي وغيرهما من اهل العلم والله اعلم بالصواب "

"يتیمہ (نابالغہ) کا نکاح کرانے میں اہل علم کا اختلاف ہے۔ بعض اہل علم کا یہ خیال ہے کہ جب یتیمہ (نابالغہ) کا نکاح کردیا جائے تو اس کے بالغ ہونے تک اس کا نکاح موقوف رہے گا۔ پھر جب وہ بالغ ہوجائے تو اپنے نکاح کی اجازت اور اس کے فسخ کرنے کا اختیار ہوگا۔ بعض تابعین وغیرہ کا یہ موقف ہے۔ بعض اھل علم نے کہا ہے کہ یتیمہ (نابالغہ) کے بالغ ہونے تک اس کا نکاح جائز نہیں ہے اور نکاح میں اختیار دینا بھی جائز نہیں ہے، چنانچہ امام سفیان ثوری اور شافعی رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ اہل علم کا یہی موقف ہے۔ "

---

[1]۔ سنن ابن ماجہ رقم الحدیث (1882)

[2]۔ حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مجھے یہ حدیث نہیں ملی۔ (الدرایۃ: 2/62)

[3]۔ الدرایۃ لابن حجر رحمۃ اللہ علیہ (2/60) نیز دیکھیں معرفۃ السنن والآثار للبیھقی (10/33)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

## مجموعہ فتاویٰ عبداللہ غازی پوری

### کتاب النکاح، صفحہ: 458

محدث فتویٰ